www.novelsclubb.com
رنگین تصور
ناولز کلب
از قلم ہمنہ ملک
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# رنگین تصور

## از قلم

## ہمنہ ملک

www.novelsclubb.com

# رنگین تصوّر

## قسط نمبر 3

یہ رات کا آخری پہر تھا۔چاند اپنی روشنی رات کی سیاہ چادر پر پھیلائے بڑی شان سے رات کو خوبصورت بنا رہا تھا۔لاہور کے کسی مہنگے اپارٹمنٹ کے اندر ہر طرف نیم اندھیرا تھا.اس پورے اپارٹمنٹ کو چھوڑتے ہوئے ہم اگر اس کے ایک کمرے میں جھانکیں تو اس کمرے میں بھی نیم اندھیرے کا راج تھا۔یہ کمرہ لیوش قسم کا فرنشڈ تھا۔جو کہ دن کی روشنی میں اور بھی خوبصورت لگتا تھا۔اگر اس کمرے کے باہر آؤٹ ڈور میں جھانکیں تو پورے چاند کی روشنی میں ایک شخص کی چوری پشت نظر آرہی تھی جو کہ لیپ ٹاپ اسکرین کھولے بیٹھا تھا۔اب اگر گھوم کر اس شخص کے سامنے آئیں تو ٹیبل پر ایک لیپٹاپ کے ساتھ کافی کا مگ پڑا ہوا تھا کچھ فاصلے پر نوڈلز کا


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باؤل رکھا گیا تھا جس میں سے آدھے کھا لیے گئے تھے۔اس دراز قد چوری پشت والے نوجوان کی انگلیاں کھٹا کھٹ پیانو کے انداز میں کی بورڈ پر ایک دُھن بجا رہی تھیں۔اس کی آنکھیں سیاہ تھیں، پلکیں خم دار اور ان میں رات کے آخری پہر بھی نیند کا نام و نشان نہیں تھا بلکہ تجسس اور جوش کا سمندر اسکی آنکھوں میں ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔اس وقت اس کی آنکھیں لیپ ٹاپ اسکرین پر ایسے مرکوز تھیں کہ اس اسکرین کے علاوہ اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ایک لمحے کو اس نوجوان کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں، سانس ساکن ہوئی، ماتھے پر شکنیں پڑیں، آبرو

سکڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے تذبذب کے عالم میں اپنے نچلے ہونٹ کا ایک کونا دانتوں تلے دبایا۔پھر وہ ایک لمحہ بیت گیا جو کہ اس کے کام کا انتہائی اہم لمحہ تھا یا تو اس لمحے کے گزرنے پر وہ اپنی محنت کا ثمر پاتا یا پھر ناکامی۔اس لمحے کے گزرتے ہی اسکی آنکھوں میں سکون اترا۔ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"واہ ارسل لغاری آج تو تو نے کمال کر دیا"۔

وہ اپنے کندھے پر خود ہی تھپکی دینے کے انداز میں بولا۔پھر اس نے ایک انگڑائی لی اور بلیک کافی کے آخری گھونٹ پیتے ہوئے پورے چاند کو دیکھتے ہوئے جلتی آنکھوں کو پرسکون کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

آج جب زمل کی آنکھ کھلی تو آزان کی آواز زمل کی سماعتوں میں گھل گئی۔اس نے کروٹ بدل کر دوبارہ سونے کی کوشش کی لیکن نیند جیسے اچانک ہی غائب ہو گئی تھی۔زمل نے اب کی بار آنکھیں کھول دی تھیں۔چہرے پر جھنجھلاہٹ اور بے زاری کے نشان واضح تھے۔وہ پوری آنکھیں کھولے کمرے کی چھت کو دیکھنے لگی تھی۔اور پھر اس نیم اندھیرے کمرے کی چھت اسے ماضی کے خوبصورت لمحوں میں لے گئی۔جب وہ شاید دس سال کی تھی۔

وقار صاحب ان دنوں بہت مصروف رہتے تھے۔کئی کئی مہینوں گھر نہیں آتے تھے ایسے میں زمل کے ساتھ دادو گھر پر ہوتی تھیں۔زمل عام بچوں کی طرح بہت زیادہ باتیں نہیں کرتی تھی۔بس دادو کی باتیں بہت غور سے سنتی تھی اور اکثر سوال کرتی تھی۔ایسے ہی ایک شام وہ دادو کے ساتھ لان میں بیٹھی تھی جب دادو نے پوچھا

"تمہاری شاہزیب سے لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔اب وہ کھیلنے بھی نہیں آتا تم بھی نہیں جاتی؟"

"جی"اس نے پاؤں میں پہنے سفید جو گرز کو دیکھتے ہوئے یک لفظی جواب دیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں۔۔۔اتنا پیارا بچہ ہے وہ" دادو پہلے حیران ہوئیں پھر زمل کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے نرمی سے بولیں۔

"میں اس سے جیلس ہوتی ہوں"۔

زمل نے آنکھیں جھکا کر ناراض لہجے میں کہا۔

دادو کو ایک دم شاک لگا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ زمل کسی سے جیلس ہو سکتی ہے۔ آخر اس کے پاس کس چیز کی کمی تھی؟اس کے کہنے سے پہلے ہر چیز تو اسے مل جاتی تھی۔وہ حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔

"کیوں جیلس ہوتی ہو تم زمل؟اچھے لوگ دوستوں سے جیلس نہیں ہوتے بیٹا" دادو اپنی حیرت پر بمشکل قابو پاتے ہوئے اسے سمجھاتے ہوئے بولیں۔

"اس کے پاس سب کچھ ہے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے"۔

زمل کی آنکھوں میں شکوہ تھا اس چھوٹی سی بچی کے بکھرے بکھرے جذبات دیکھ کر دادو کے دل میں ایک تکلیف سی اٹھی تھی۔

"تمہارے پاس بھی سب کچھ ہے ناشکری نہیں کرتے بیٹا"۔

www.novelsclubb.com

دادو اس سے نظریں چراتے ہوئے بولیں وہ جانتی تھیں کہ زمل ان کو کس چیز کی کمی کا احساس دلا رہی ہے۔

"کیا ہے میرے پاسِ؟" میرے پاس ممی نہیں ہیں میرے پاس ڈیڈی بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔وہ لوگ میری کوئی کیئر نہیں کرتے۔ڈیڈی بزی رہتے ہیں اور ممی مجھے چھوڑ کر چلی گئیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور شاہزیب کے پاس دونوں ہیں۔وہ اس سے کتنا پیار کرتے ہیں پھر وہ شو آف کرتا ہے"۔

وہ غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات میں بول رہی تھی آخر میں اسکی آواز روہانسی ہوئی تھی۔

تم اللہ سے مانگو وہ تمہیں وہ سب دے گا جو تمہیں چاہیے ان کے الفاظ ختم ہو چکے تھے لیکن وہ اسے اپنی خاموشی سے نااُمید نہیں کرنا چاہتی تھیں۔وہ جانتی تھیں کہ جو اسے چاہیے وہ ملے نہ ملے لیکن اس بچی کے معصوم دل کو سکون ضرور مل جائے گا۔اس ننھے دل پر اللہ کی محبت کی ٹھنڈی پھوار پڑے گی تو اسے کسی چیز کی کمی نہ رہ جائے گی۔

زمل کچھ دیر ان کو دیکھتی رہی جیسے کوئی کسی کے چہرے کو پڑھنے کے لئے ٹکٹکی باندھے نظریں مرکوز کرے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آر یو شیور؟" زمل نے مشکوک انداز میں دیکھا

"سو فیصد" دادو بمشکل چہرے پر بشاشت لاتے ہوئے بولیں۔

ٹھیک ہے پھر آپ مجھے کل سے نماز کے لئے اٹھا دینا۔ کوئی امید کا سرا ہاتھ آیا تھا اس کے بعد سے زمل باقاعدگی سے صبح کی نماز پڑھتی اور پھر قرآن پڑھتی اور بہت لمبی لمبی دعائیں مانگتی۔ اسے واقعی لگا تھا کہ اللہ سے مانگنے پر وہ اسے محبت کرنے والے ماں باپ دے دے گا۔

زمل اپنے بستر سے اٹھی اور بالکونی میں جا کر کھڑی ہو گئی۔

اب گہرے نیلے رنگ کے آسمان کے نیچے بالکونی سے لان میں دیکھتے ہوئے ایک اور منظر اسکی یاد کا حصہ بنا۔

لان کے جس حصے میں وہ ابھی حال میں دیکھ رہی تھی، ماضی کے اسی حصے میں ایک میت پڑھی تھی۔ یہ میت دادو کی تھی زمل نے ان کی چارپائی کے قریب جانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔ وہ بس گھر کے ایک حصے میں گھٹنے سینے سے لگائے ساری دنیا سے چھپ کر رو رہی تھی۔

"اللہ تعالٰی میں آپ سے ناراض ہوں"۔

وہ سر اٹھا کر ہچکیوں کے درمیان بول رہی تھی۔ اسکا پورا جسم ہچکولے کھا رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

"میں نے آپ سے فیملی مانگی تھی۔۔۔۔۔۔میں نے آپ سے مجھ سے پیار کرنے والے لوگ مانگے تھے، جو میری کیئر کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے میری دادو مجھ سے لے لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس وہ ہی میری کیئر کرتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آئندہ آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی"۔

وہ گیارہ سالہ بچی اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔ منظر دھندلا ہوا زمل اب اپنے عالیشان وارڈروب میں کھڑی کپڑوں کی سیلیکشن کر رہی تھی۔(لڑکیوں کے لئے دنیا کا سب سے مشکل کام) پھر کپڑے دیکھتے ہوئے اسکی نظر شیشے میں موجود اپنے عکس پر پڑی۔ وہ لاپرواہ حلیے میں بھی خوبصورت اور پرکشش لگ رہی تھی۔ اکثر وہ سوچا کرتی تھی کہ اس میں اتنی کشش اس کے برانڈڈ کپڑوں، جوتوں اور دوسری برانڈڈ چیزوں کی وجہ سے تھی۔ لیکن اگر کوئی اسے اس سادگی میں بھی دیکھتا تو اسے بتاتا کہ یہ کشش تو اس کے اندر ہے۔ خدا نے کچھ لوگوں کو یونہی پرکشش بنایا ہوتا۔ ان کو برانڈز کے پیچھے چھپنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کی نظر سرک کر اس کی آنکھوں پر گئی۔ اس کے آنکھیں براؤن تھی لیکن ان کے گرد ہرا رنگ پھیلا ہوا تھا جیسے ایک پرت کے اوپر دوسری پرت ہو، بالکل اسی طرح اس کی آنکھوں کے براؤن رنگ کے دائرے پر ایک سبز دائرہ بنتا تھا۔ اس کی آنکھیں بہت مختلف تھیں۔ اس کی پرکشش شخصیت کا ایک راز


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکی آنکھیں تھیں لیکن اسے خود کو یہ آنکھیں خالی خالی سی لگتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جذبات سے عاری آنکھیں۔

فجر کے بعد کا وقت تھا۔سورج ایک سونے کی تھالی کی طرح گول سا پورے آسمان پر چمک رہا تھا۔ہیزام سلیمان نیلا ٹریک سوٹ پہنے،ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے،سر جھکائے ایک


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پارک میں چل رہا تھا۔ جب اس کے عقب میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تو اس نے مڑ کر دیکھا۔ پیچھے ارسل گہرے سبز کار گو پینٹ کے ساتھ ہلکی سبز رنگ کی شرٹ پہنے سر پر پی کیپ جمائے ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔ پی کیپ سے آدھا چہرہ چھپا ہوا تھا۔

ہیزام اسے دیکھ کر مسکرایا

"پے منٹ بھیج بہت مشکل تھا مجیب درانی کو ہیک کرنا۔ اللہ کی پناہ اتنے سٹرونگ پاسورڈز"۔

ارسل پہلے جملے میں دھونس جماتے ہوئے پھر کانوں پر ہاتھ لگاتے ہوئے اطلاع دینے والے انداز میں بولا۔

"یو ایس بی دو" ہیزام نے ہاتھ پھیلایا تو اس نے بند مٹھی میں سے سیاہ رنگ کی یو ایس بی اس کی ہتھیلی پر رکھ دی۔

"پیسے؟" ارسل نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"چل نکل" ہیزام کہتے ہوئے لاپرواہی سے آگے بڑھ گیا ارسل بھی ساتھ ہی چلنے لگا

www.novelsclubb.com

"ہیزام اب تو مجھے حساب بھی نہیں رہا کتنی بار میں نے تمہارا کام مفت میں کیا ہے"۔وہ کچھ جتانے والے انداز میں بولا تھا لیکن ہیزام بے نیازی سے سبزہ زار پر اپنے سفید جو گرز کے نشان چھوڑتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم لیتا چل رہا تھا۔

"کوئی احسان نہیں کیا تم نے۔۔۔۔۔۔دوستی کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں" وہ سر جھکائے زیرلب مسکرایا تھا۔

"خدا کی قسم اگر تم نے مجھے میرے ہر کام کے پیسے دیے ہوئے تو آج میری بھی آننت امبانی (Anant Ambani) کی طرح مہنگی ترین شادی ہو جاتی"۔ارسل نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا جیسے اس کا سب سے بڑا مسئلہ ہی شادی نہ ہونا ہو۔

"تُو چاہے امبانیوں کے پورے خاندان کو پیچھے چھوڑ دے تیری شادی پھر بھی نہیں ہونی"۔

ارسل نے اس کی بات پر سر جھکائے قہقہ لگایا تھا

"ارے ہاں یاد آیا تیری باس کے ایکس نے مجھے کال کی تھی" اس نے سامنے دیکھتے ہوئے اطلاع دی۔

"کس لئے؟" ہیزام نے ابرو سکیڑ کر اس سے پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ چاہتا ہے کہ زمل فاروقی اسکی "پہلی محبت" اسے معاف کر دے۔۔۔۔اس حوالے سے کچھ ثبوت اسے چاہئے تھے کہ وہ اغواہ ہو گیا تھا" وہ پہلی محبت پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"مل گئے تجھے؟"

"ارسل کے لئے کبھی کچھ ناممکن ہوا ہے کیا؟" اس نے شرٹ پر سے نادیدہ گرد جھاڑتے ہوئے بڑے انداز میں کہا۔

"سچے یا جھوٹے ثبوت؟"

"سچ ہی کہہ رہا تھا وہ۔ مجیب درانی نے اغواہ کیا تھا اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ بات شاہزیب کو خود بھی نہیں پتا کہ اسے اغواہ کیا کس نے تھا"۔

"تو تم نے دیے تھے شاہزیب کو ثبوت؟" اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اس کے چہرے کے تاثرات لمحوں کے لئے بدلے تھے۔ لیکن یہ لمحوں میں تاثرات کا بدلنا ارسل دیکھ نہیں پایا تھا۔

"ارے شاہزیب کو نہیں زمل کو ہی یوایس پی کوریئر کروا دی تھی"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں اب باتیں کرتے ہوئے سڑک کنارے پیدل چلنے لگے تھے ان کا رخ ارسل کے اپارٹمنٹ کی طرف تھا۔

ارسل اور ہیزام کالج کے زمانے سے دوست تھے یوں کہہ لیں کہ ارسل نے کبھی ہیزام کے علاوہ دوست بنائے ہی نہیں تھے۔ ہیزام کے ساتھ اسکی دوستی کی نوعیت بہت مختلف تھی۔ وہ ہیزام کو غیر مشروط فیورز دیتا رہتا تھا اور بدلے میں ہیزام اس کے لیے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار رہتا۔ دونوں کئی کئی مہینوں نہیں ملتے تھے لیکن جب ملتے تھے تو کوئی فارمیلیٹیز نہیں ہوتی تھیں۔ دونوں ایک دوسرے کی ایک فون کال پر حاضر ہو جاتے۔ ہیزام کو تو زندگی میں دوستوں کی کمی نہیں تھی لیکن ارسل کے لئے "دوستی" لفظ کا معنی ہیزام سلیمان ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

ارسل کمپیوٹرز کے ساتھ بہت اچھا تھا اگر اسے دیکھا جائے تو اس کو ایک ہی چیز خاص بناتی تھی اور وہ تھا اسکا دماغ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیکنگ تو اس کے لئے بائیں ہاتھ کی چیز رہی ہے۔ اس کو بہت سے لوگ ایک ہیکر کے طور پر جانتے تھے لیکن ان میں سے کسی نے بھی ارسل کو نہیں دیکھا تھا وہ صرف اسے اسکی آواز سے پہچان سکتے تھے۔ شدید انٹروورٹ انسان خود کو صرف چند لوگوں میں ہی آرام دہ محسوس کرتا تھا اور ان چند لوگوں میں ہیزام سلیمان سرفہرست تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ورکنگ ڈیز میں صبح کے وقت تقریباً سب لوگ ہی مصروف ہوتے ہیں۔ایسے میں سڑکوں پر سکول،کالجز اور آفسز میں جانے والوں کا الگ ہی رش ہوتا ہے۔اور اگر کبھی کسی مصروف سڑک پر معمول سے زیادہ ٹریفک ہو تو سب کے چہروں پر جھنجلاہٹ کے آثار واضح ہوتے ہیں۔کسی کو اپنے سڑیلے باس کی طرف سے ملنے والی پھٹکار یاد آتی ہے،تو کسی کو اپنے پروفیسر سے کلاس میں لیٹ آنے پر جو ڈانٹ پڑنی ہے وہ اچھے خاصے انسان کے چہرے سے سکون کی چند بوندیں بھی


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چوس لیتی ہے۔ایسے ہی گاڑیوں اور بائکس کے درمیان سڑک پر ایک گاڑی کی پچھلی نشست پر کالج یونیفارم میں ملبوس، سیاہ بالوں والی لڑکی کا چہرہ اکتاہٹ زدہ اور بے زار تھا۔

"سلیم انکل کتنی دیر لگے گی یہاں پر؟"

وہ اپنے ڈرائیور سے اسکا جواب جانتے ہوئے بھی سوال کر رہی تھی۔

"بیٹا میں گاڑی اڑا تو نہیں سکتا ناں؟"

ڈرائیور نے نرم لہجے میں رٹا رٹایا جواب دیا۔

"پانچ منٹ کے رستے میں مجھے ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑے گا،اور میرے پروفیسر لیٹ جانے پر کھڑی کھڑی سنادیں گے"۔

وہ سیاہ چھوٹے بالوں والی لڑکی کافی بے زار نظر آتی تھی۔

"کیا کیا جاسکتا ہے اب؟ یہاں سے کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ہے"۔

ڈرائیور نے بے بسی سے توجیہ پیش کی۔

"سلیم انکل میں کالج خود ہی چلی جاتی ہوں" جنت سلیمان اتنی تیزی سے بولی تھی کہ الامان



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا آپ تھوڑا سا انتظار کر لیں میں آپ کو اکیلے نہیں جانے دے سکتا۔ سلیمان صاحب تو الگ ہیز ام ہی آپ کے بارے میں زرا برابر لاپرواہی برداشت نہیں کرتا"۔

ڈرائیور نے اپنے بازو پر بندھی ہوئی پرانی اور بوسیدہ گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کو کیسے پتا چلے گا کہ میں اکیلی کالج گئی ہوں؟۔۔۔۔ویسے بھی تھوڑا سا تو راستہ ہے۔آپ کہہ دینا کہ آپ نے مجھے کالج کے گیٹ پر ہی اتارا تھا"۔

وہ جلدی جلدی کہتے ہوئے بیگ پکڑے گاڑی سے باہر نکلی اور فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔

ڈرائیور اس کی پشت کو تب تک بے بسی سے دیکھتا رہا جب تک وہ موڑ نہ مڑ گئی۔اور اب اس موڑ سے چند قدم دور ہی کالج تھا

موڑ مڑتے ہی جنت سلیمان کو ایسا لگا جیسے کوئی اس کے عقب میں چل رہا ہے لیکن وہ کچھ دیر نظر انداز کرتے ہوئے فُٹ پاتھ پر چلتے ہوئے لاپرواہی سے سڑک پر تیز رفتار گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔چند قدم مزید چلنے کے بعد کسی کے عقب میں چلنے کا انداز اور شدت سے ہوا تھا۔جنت کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی،ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے ابھرے۔لیکن وہ بظاہر اسی لاپرواہی سے چلتے ہوئے بڑے شاطرانہ انداز میں ایک دم مڑی۔پیچھے مڑتے ہی حیرات کا


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شدید جھٹکا جنت کو لگا۔ کیونکہ پیچھے چند قدموں کے فاصلے پر سلیم (اس کا ڈرائیور) چل رہا تھا۔

اس نے جنت کو دیکھ کر شرمندگی سے آنکھیں جھکا لیں پھر اس کے پیچھے آنے کی وجہ پیش کی۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا وہ ہیز ام کو پتا چل جاتا تو اسکا مجھ پر سے بھروسہ اٹھ جاتا۔۔۔۔اس کو کوئی بات پتہ نہ چلے ایسا کبھی ہوا نہیں"۔ وہ نظریں جھکا کر مگر گردن تان کر بااعتماد لہجے میں بولا

"سلیم انکل اتنا سا تو رستہ تھا آپ نے خواہ مخواہ میں زحمت کی ہے"۔ جنت ہلکا سا مسکرا کر بولی

"زحمت کیسی؟ آپ کی حفاظت میری زمہ داری ہے"

چلے اب آپ میرے ساتھ اس نے ہاتھ کے اشارے سے چلنے کا کہا۔

کچھ ہی دیر میں وہ کالج پہنچ گئی اور داخل ہوتے ساتھ ہی کبھی وہ کسی لڑکی کو دیکھتے ہوئے دور سے مسکراہٹ اچھالتی اور کبھی کسی جونیئر کو دیکھتے ہوئے تین انگلیاں ہوا میں لہراتی تو کبھی کسی سینئر لڑکی کو ماتھے پر دو انگلیاں لے جاتے ہوئے سلیوٹ کے انداز میں مسکراتے ہوئے سلام کرتی۔

جنت سلیمان کالج میں ایک پاپولر لڑکی تھی کوئی شخص، مالی، گارڈ، سٹوڈنٹ یا ٹیچر ایسا نہیں تھا جو اسے نہ جانتا ہو وجہ اسکا ایکسٹر ورٹ ہونا تھا۔ جب وہ اپنی کلاس میں پہنچی اور ایک کرسی پر بیگ



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رکھتے ہوئے بیٹھی تو ساتھ ہی ایک سخت تاثرات والے پروفیسر کی آمد ہوئی اس نے دل میں شکر ادا کیا کہ وہ دو منٹ پہلے پہنچ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہیزام سلیمان آج وقت سے پہلے ہی آفس آ گیا تھا۔اور اب وہ یو ایس بی کو لیپ ٹاپ میں ڈالے مجیب درانی کی زندگی کے اچھے برے رازوں کی کھوج لگا رہا تھا۔اس کی وجہ مجیب درانی سے کوئی پرسنل لڑائی نہیں تھی۔بس اسکے لاشعور میں یہ بات تھی کہ وہ شخص زمل فاروقی کو نقصان پہنچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔اور وہ زمل کو کسی بھی نقصان سے بچانا چاہتا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسی لئے جس دن اس نے زمل کا آفس جوائن کیا تھا۔اسی دن سے اس نے زمل کے پورے سوشل سرکل کی چھان بین شروع کردی تھی۔

لیپ ٹاپ کی اسکرین پر مجیب درانی کا آفس کوئی حیران کن منظر پیش کر رہا تھا۔

وہ اپنی کرسی کے ساتھ کھڑا کرسی کی پشت پر ہاتھ ٹکائے فون پر کسی کو شاہزیب یزدانی کے اغوا کا حکم دے رہا تھا۔اس ویڈیو کلپ کے ساتھ تین سال پہلے کے اُس دن کی تاریخ اور اس شخص کی ڈیٹیلز بھی موجود تھیں۔جس کو مسٹر پرفیکٹ نے شاہزیب کو اغوا کرنے کا حکم دیا تھا اور اس اغوا کی وجہ ہیزام منٹوں میں سمجھ گیا تھا۔بلکہ کوئی بھی انسان اتنی ہی جلدی سمجھ جاتا وجہ بالکل واضح تھی۔

سڑک پر کسی اونچی عمارت کے سامنے سیاہ رینج روور رکی تھی۔اس میں سے سفید وردی پہنے ڈرائیور باہر نکلا اور پھر پچھلی نشست کا دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمین پر سیاہ چمکتے بوٹس رکھے گئے ان بوٹوں کی چمک میں شاید کوئی انسان اپنا چہرہ دیکھ پاتا۔ پھر اس شخص کے سراپے پر نظر پڑی جو کہ نیلا دھاری دار ٹو پیس پہنے، کلائی پر مہنگی گھڑی پہنے، بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھے کو جمائے، آنکھوں پر مہنگی سن گلاسز لگائے وہ شخص گاڑی سے باہر نکلا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اس اونچی عمارت کی طرف چلتا ہوا نظر آیا۔

ہوا کی وجہ سے اس شخص کا کوٹ پیچھے کو اڑتا تھا اور وہ شخص چالیس سال کا ہو کر بھی وجاہت اور رعب و دبدبے میں ستائیس اٹھائیس سال کے نوجوانوں کو کہیں پیچھے چھوڑتا تھا۔ اس شخص کے چہرے پر ہمیشہ ہلکی سی مسکراہٹ رہتی تھی اور یہ مسکراہٹ اس کو اور بھی پر کشش بناتی تھی۔

لفٹ کے اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے سیکنڈ فلور کا بٹن ڈبایا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ سیکنڈ فلور کے کئی کیبنز میں کام کرتے لوگوں کو چھوڑ کر کوریڈور میں سے گزرتا ہوا اپنے آفس میں آیا تھا۔ اس کے پیچھے ہی سفید ڈریس شرٹ پہنے اسکا اسسٹنٹ احمد بھی آیا تھا۔

"سر آپ کی لنچ بریک میں میٹنگ ہے مس زمل فاروقی کے ساتھ" اس نے مجیب درانی کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس کے سامنے مؤدب انداز میں کھڑے ہو کر کہا۔

زمل فاروقی کے نام پر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے شخص کی آنکھوں کی چمک ہلکی ہوئی تھی۔ ایک لمحے کے لئے ایسا لگا تھا کہ اس شخص کی آنکھوں میں انگارے دہکے ہوں۔ لیکن یہ صرف ایک


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لمحے کا کھیل تھا۔ زمل سے نفرت کا کھیل شروع ہونے کو تھا۔ اس بار یہ شخص پوری تیاری کے ساتھ لوٹا تھا اپنے دشمن کی شکست وہ اپنے قلم سے لکھ کر محفوظ کر آیا تھا۔ لیکن شاید وہ یہ بھول گیا تھا کہ کسی انسان کی قسمت طے کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

"لیکن لنچ بریک میں کوئی میٹنگ اٹینڈ نہیں کرتا میں، تمہیں پتا ہے نا؟" اس نے نرم لہجے میں اپنے اسسٹنٹ کو کچھ یاد کروایا۔

"سر ان کا اسسٹنٹ کہہ رہا تھا کہ اگر میٹنگ کرنا چاہتے ہیں تو وہ آج لنچ بریک میں ہی ممکن ہے نہیں تو مس زمل فاروقی اگلا پورا مہینہ اسلام آباد پراجیکٹ کے لئے انتہائی مصروف ہیں"۔

ٹھیک ہے اس چالیس سال کے مرد نے سر اثبات میں ہلایا لیکن آنکھوں میں ایک بار پھر انگارے دہکے۔ "میرے محل کو نیست و نابود کر کے کوئی اپنا محل تیار کر رہا ہے" اس کے اندر سے ایک آواز ابھری اور اندر کی آواز دنیا کی ہر آواز سے بھاری ہوتی ہے۔ اس نے سر جھٹک کر اندر کی آوازوں کو چپ کروایا اور اپنے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھا۔ جو کہ اسکی توجہ کی منتظر تھی لیکن ابھی لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے مجیب درانی کا ذہن ماضی کے کسی عذاب میں پھنسا ہوا تھا جو کہ زمل فاروقی کی مرہونِ منت تھا۔

زمل اور شاہزیب کی منگنی سے کچھ ہفتے پہلے زمل ایک پریس کانفرنس میں مائکس کے سامنے بیٹھی کچھ بول رہی تھی اور وہ الفاظ مجیب اپنے گھر کے بڑے سے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا سن رہا تھا۔ الفاظ نہیں نشتر تھے جن کو سننے کے بعد اس کے کانوں سے گویا خون رسنے لگا تھا۔

"مجیب درانی عرف مسٹر پرفیکٹ کون نہیں جانتا نہیں؟ ایک کامیاب بزنس مین۔۔۔۔ لیکن کیا ہے انکی کامیابی کے پیچھے کا راز؟" وہ ایک ایک لفظ تحمل سے ادا کر رہی تھی

"ڈرگز کی اسمگلنگ"۔

زمل کیمرے کے سامنے کچھ پیپرز دیکھاتے ہوئے بولی۔

"میں اس بارے میں کبھی بات نہ کرتی اگر یہ ڈرگز پاکستان کے کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھنے والے بچوں تک نہ پہنچ رہے ہوتے۔ ان بچوں تک جو ہماری قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ لیکن مجھے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جہاں مجیب درانی کئی نوجوانوں کے لئے ایک آئیڈیل ہیں وہاں ان کی کامیابی کے پیچھے راز ایسے ڈر گز ہیں جو انہیں بچوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں" وہ ایک ایک لفظ اب اعتمادی سے ادا کر رہی تھی۔

پاؤں تلے سے زمین نکل جانا کسے کہتے ہیں مجیب کو حقیقی معنوں میں آج پتہ چل رہا تھا۔آسمان کا غائب ہو جانا، سانسوں کا رک جانا اور زلت کی دلدل میں پاؤں پھنس جانا مجیب سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا؟اور یہ ایک ایسا بدترین ماضی تھا جو پچھلے تین سالوں سے مجیب کے تن بدن میں آگے لگائے ہوئے تھا۔

زمل کی اس تقریر کے بعد مجیب درانی کا زوال شروع ہو چکا تھا لیکن وہ بہت ہمت سے بہت جلد ہی اس زلت سے باعزت نکل چکا تھا۔ بزنس کی دنیا میں تقریباً پاکستان کے تمام لوگوں کے کالے کارنامے چھپے ہوئے تھے۔اور پھر پیسوں والوں کے لئے کیسی زلت ؟ بلکین پھر بھی اسکے بے داغ کالر پر ایک پہلا داغ زمل فاروقی نے لگایا تھا وہ کیسے بھول سکتا تھا؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاہور کے کسی مہنگے ریستوران کے سامنے ایک سیاہ گاڑی رکی۔ڈرائیور گاڑی کھولنے لگا لیکن اندر بیٹھی لڑکی نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔اب وہ اپنے کلائی پر بندھی ہوئی مہنگی گھڑی کو پُر سوچ انداز سے دیکھ رہی تھی۔وہ پہلے ہی جان بوجھ کر کچھ دیر سے آئی تھی اب یہاں مزید بیٹھ کر وہ اپنے منتظر کو انتظار کی سولی پر چڑھا رہی تھی۔تقریباً پانچ منٹ گاڑی میں بے مقصد بیٹھے رہنے کے بعد وہ گاڑی سی اتری۔سیاہ لیڈیز ٹو پیس کے ساتھ سیاہ ہی اونچی ہیلز پہنے،سنہرے بالوں کو اونچی پونی میں قید کیے،کلائی پر مہنگی گھڑی پہنے اور آنکھوں پر سن گلاسز لگائے وہ متوازن چال چلتی ریستوران کی طرف بڑھی۔گارڈ نے دروازہ کھولا تو اس نے مہنگے ریستوران کو ایک نظر


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھما کر دیکھا پھر ایک ٹیبل کی طرف چل دی جہاں پر مجیب درانی منہ کے زاویے بگاڑے اسکا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن زمل کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور چہرے پر مصنوعی بشاشت سجالی۔

زمل اسکو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی پھر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

مجیب درانی چہرے پر جبراً مسکراہٹ سجائے بیٹھا۔

وہ اسکا چہرہ غور سے دیکھ رہا تھا جبکہ زمل اسکی آنکھوں میں کسی شیرنی کی طرح دیکھ رہی تھی۔

"زمل تمہیں نہیں لگتا تمہیں مجھے اتنا انتظار نہیں کروانا چاہئے تھا؟" مجیب نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"مسٹر پرفیکٹ۔۔۔۔۔۔ میں کون ہوتی ہوں آپ کو انتظار کروانے والی؟" وہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولی۔

"بتائیں کیوں ملنا چاہتے تھے آپ مجھ سے؟" لمبی تمہید سے بچنے کے لئے وہ خود ہی اس سوال کی طرف آئی۔

"مجھے لگا تھا تین سال میں تمہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"لیکن مجھے دیکھ کر ایسا نہیں لگ رہا ہے نا؟" زمل نے اسکے دوبارہ بولنے سے پہلے کہا۔

کچھ دیر کے لئے ٹیبل پر خاموشی چھا گئی

www.novelsclubb.com

"آپ نے شاہزیب کو اغوا کروایا تھا؟" زمل نے خاموشی کو توڑتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ تو تمہیں ابھی پتا چلا ہے؟ میں تو تمہیں کافی ذہین سمجھتا تھا میرا خیال تھا کہ تمہیں دنوں میں معلوم ہو جائے گا لیکن تم نے حقیقت جاننے میں تین سال لگا دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کبھی جلد بازی کر جاتی ہو اور کبھی اتنی سستی؟ سمجھ سے باہر ہو" مجیب طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

"آپ مجھے سمجھنے کو چھوڑیں اپنا نیا مقصد بتائیں" زمل نے اسکے طنز کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"زمل فاروقی تین سال پہلے میں تمہاری وجہ سے کافی نقصان اٹھا چکا ہوں لیکن پھر بھی وہ نقصان میرا کچھ خاص بگاڑ نہیں پایا" وہ کچھ لمحوں کے لئے خاموش ہوا۔

ویٹر اب کھانا لے آیا تھا۔

"اب میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے خلاف دیا ہوا بیان واپس لے لو۔۔۔۔۔۔۔۔میرے کردار پر ایک ہی داغ ہے وہ بھی تمہاری مرہونِ منت۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے یہ پسند نہیں ہے" وہ سنجیدہ لہجے میں بولا

"اور اگر میں ایسا نہ کروں تو؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو مجھے اب کسی چیز کا ڈر نہیں لیکن تمہیں بہت سارے خوف ہیں" وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"اور آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مجھے خوف ہے؟"

"بہر حال اس بات کو چھوڑو مجھے تمہاری فکر ہے"

زمل اسے کاٹتی نظروں سے دیکھتی رہی۔

مجیب درانی آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تین سال پہلے اور اب کی زمل میں کافی فرق ہے وہ کہتے ہوئے اٹھی اور بااعتماد چال چلتی چلی گئی۔

مجیب درانی اسکی پشت کو دیکھ رہا تھا۔اسکی نظر اسکے ہیلز میں مقید پاؤں پر پڑی۔اتنی اونچی ہیل پہن کر بھی وہ ڈگمگائے کے بجائے بہت کمفرٹیبل طریقے سے چل رہی تھی۔

مجیب درانی اب میز پر پڑے مہنگے کھانے کو دیکھ رہا تھا۔جن سے نفرت کا کوئی تعلق ہو ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے نہیں کھائے جاتے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمل جب واپس آفس آئی تو ہیزام اسے آج کی ایک اور میٹنگ کے بارے میں بتا رہا تھا اور وہ صبح سے مسلسل میٹنگز سے اب فری ہوئی تھی۔اور اب مجیب درانی کے بعد ایک اور میٹنگ زمل کے اعصاب فلحال تناؤ کا شکار تھے۔

"کینسل کر دیں" زمل اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی

"اوکے" ہیزام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔وہ زمل کی چہرے اور آنکھوں پر موجود تھکن کے آثار دیکھ رہا تھا۔

زمل نے پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

"زمل آپ کافی لیں گی؟"

"شیور" زمل نے مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام سر اثبات میں ہلاتے ہوئے چلا گیا اور زمل کی آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پر جم گئی تھیں۔ اور دماغ تین سال پہلے کے ایک واقعے میں اٹک چکا تھا۔

زمل اور مجیب دونوں بزنس کی دنیا میں ایک دوسرے کی ٹکر پر کھڑے تھے۔ مجیب سے یہ برداشت نہیں تھا کہ کل کی آئی لڑکی اس کے مقابلے پر کھڑی ہو۔ اور زمل اس سے بھی آگے نکلنا چاہتی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کی کامیابی کو برداشت نہیں کر پا رہے تھے م دونوں کے درمیان ایک مقابلہ چل رہا تھا اور اس مقابلے میں دونوں کی اپنی جیت سے غرض تھی۔ لیکن پھر اسی مقابلے کے درمیان زمل کے ہاتھ مجیب کے کالے کارناموں کے چند ثبوت ملے جس میں یہ صاف ظاہر تھا کہ کس طرح مجیب درانی اسٹوڈنٹس تک ڈرگز کی ترسیل کا کام کر رہا ہے۔ زمل کو مجیب سے لاکھ رقابت صحیح لیکن اسے کافی بڑا دھچکا لگا تھا یہ واقعی اس کے لئے کافی غیر متوقع تھا اور وہ یہ بات اس طرح منظر عام پر کبھی نہ لاتی۔ اگر بات سٹوڈنٹس کی نہ ہوتی اور پھر زمل کو ایک موقع بھی مل گیا تھا مجیب کے قدموں تلے سے زمین نکالنے کا۔ پھر بڑی ہی حکمت عملی کے ساتھ اس نے یہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیے۔ اسکے بعد ان دونوں کے درمیان جو رہا تھا وہ مقابلہ نہیں تھا بلکہ نفرت تھی۔ اور نفرت میں وہ دونوں ایک دوسرے سے بے خبر ہونے لگے تھے کم از کم زمل کو یہی لگا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام نے کافی کا کپ زمل کے سامنے رکھا تو وہ ماضی کے گرداب سے باہر آئی۔

"آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں؟" ہیزام نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا پھر اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اگر انسان پریشان ہو تو کیا کرے؟" زمل نے تھکے تھکے انداز میں کہا

"پریشانی کی وجہ جانیں"۔ ہیزام نے فوراً جواب دیا حالانکہ زمل کو اپنا سوال انتہائی بے وقوفانہ لگا تھا۔

"اور اگر پہلے سے پتہ ہو پریشانی کی وجہ؟" زمل اب ابرو اٹھائے اس سے سوال کر رہی تھی۔

'تو پھر اس کا حل نکالیں"۔ جتنی تیزی سے سوال کیا گیا تھا اتنی ہی تیزی سے جواب آیا تھا۔

"حل مسائل کا نکالا جاتا ہے پریشانیوں کا نہیں"۔ زمل نے جیسے اسے لاجواب کرنے کی کوشش کی تھی۔

"پریشانیاں بھی مسائل ہی ہوتے ہیں۔ دماغ کے پیدا کئے گئے مسائل اور ان کے حل بھی موجود ہوتے ہیں" وہ ہیزام ہی کیا جس کے پاس ہر سوال کا جواب نہ ہو۔

"ہو سکتا ہے دماغ نے نہ پیدا کیا ہو اکسی باہر کے انسان نے پیدا کیا ہو" زمل نے اب گہری سانس لیتے ہوئے کہا ساتھ ہی کافی کا کڑوا گھونٹ اپنے اندر اتارا۔

"باہر کچھ نہیں ہوتا جو ہوتا آپ کے اندر ہوتا۔ باہر کے لوگ آپ کے اندر کی چیز کو بڑھا سکتے ہیں، کم کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیدا نہیں کر سکتے اور ختم بھی نہیں کر سکتے۔اس میں وقت لگتا ہے" ہیزام اب کچھ سوچنے کے انداز میں بولا تھا آنکھیں چھوٹی کئے بڑھے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پھر اس نے زمل جو دیکھ کر فوراً سے جواب دیا تھا۔

"اچھا اگر حل نہ ملیں تو؟" زمل اسے واپس مسائل کی طرف کھینچ کر لائی

"اللہ سے مدد مانگیں" ہیزام نے نرم لہجے میں لیکن تیزی سے جواب دیا۔وہ جب لفظ "اللہ" کہتا تھا اس کے انداز میں نرمی ہوتی تھی اور لہجے میں احترام۔۔۔۔۔۔

اور یہاں زمل کو سارے جواب مل گئے تھے یا پھر سوال ختم ہو گئے تھے۔

"میٹنگز کیسی رہی آپ کی؟" کچھ دیر کے لئے گہری خاموشی چھا گئی پھر ہیزام اس خاموشی کو توڑتے ہوئے بولا۔

"مجیب درانی والی اچھی نہیں رہی"

ہیزام نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"تم تھوڑی دیر کے لئے میرے پرسنل ایڈوائزر بن سکتے ہو؟"

"شیور"اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"وہ مجھے ہر طرف یہ خبر پھیلانے کو کہہ رہا ہے کہ جو تین سال پہلے میں نے اسکے خلاف بولا تھا وہ سب غلط فہمی تھی ورنہ وہ مجھے بہت نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا کرنا چاہئے مجھے؟"

"آپ کو کیا لگتا ہے آپ کو کیا کرنا چاہئے؟"

"مجھے سچ پر قائم رہنا چاہئے میرے خیال وہ انسان انسان ہی نہیں جو اپنی زبان کا پاس نہ رکھ سکے وہ کوئی غلط فہمی نہیں تھی تو میں کیوں یہ بولوں؟"

www.novelsclubb.com

ہیزام مسکرایا

"آپ وہی کریں جو آپ کا دل کہتا ہے باقی اللہ مالک"

شاہزیب یزدانی اپنے گھر کے لان میں کینوس کے سامنے کھڑا کافی دیر سے کینوس کو تکے جا رہا تھا۔ دماغ نہ جانے کیوں اتنا ماؤف تھا پھر اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کلر برش کو ہلکے جامنی رنگ میں ڈبویا اور پھر برش کو کینوس پر پھیر کر ایک ٹیڑھی سی لکیر بنائی۔ ابھی وہ اس لکیر کے نیچے ایک اور لکیر لگانے لگا جب بارش کی ایک بوند کینوس پر گری۔

شاہزیب نے فوراً سے اپنے رنگوں کو اٹھایا اور اندر کی طرف بھاگا۔ پھر وہ جب واپس آیا تو بارش کافی حد تک کینوس پر پھیلے جامنی رنگ کو بگاڑ چکی تھی۔ اس نے بے بس ہو کر گلہ آمیز نگاہوں سے آسمان کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ ہیئر ڈرائیر پکڑے اس پیپر کو خشک کرنے میں مصروف تھا۔ جسے بارش بھگو چکی تھی۔ کاغذ پر خشک ہونے کے بعد ایک عجیب سا لیکن خوبصورت سا پیٹرن بنا تھا۔ جامنی رنگ کی جو لکیر اس نے کھینچی تھی وہ پانی کے قطروں کی وجہ سے گرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اور اس کے نچلے حصے پر جامنی رنگ بہت خوبصورتی سے پھیلا تھا۔ شاہزیب اسے دیکھ کر چند لمحوں کے حیران رہ گیا تھا۔

کئی بار ہم سوچتے ہیں کہ سب ختم ہو گیا ہم خود کو بے بس محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے پلینز پر پانی پھر جاتا ہے لیکن پھر ہمیں پتا چلتا ہے کہ جو فیصلہ اللہ کا تھا وہ ہمارے فیصلے سے زیادہ خوبصورت ہے۔ وہ کاغذ کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

جنت اور سلیمان صاحب، سلیمان منزل کے لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ جنت انہیں کالج کی کوئی بات بتا رہی تھی اور سلیمان صاحب اسکی طرف متوجہ تھے ن جب ہیزام ان کو دیکھ کر ان کے پاس آکر بیٹھا۔

"ہاں بھئی میاں کیسے ہو؟" سلیمان صاحب ہلکی سے مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولے۔

"ٹھیک ہوں"

"بھائی آپ کافی تھکے تھکے لگ رہے ہیں" جنت نے کہا


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تھکا ہوا تو ہوں۔۔۔آپ باتیں کریں میں آرام کروں گا" وہ کہتے ہوئے اٹھا جب سلیمان صاحب کچھ یاد آنے پر بولے۔

"تم ایک بات بتاؤ؟"

ان کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے ہیزام واپس سے بیٹھ گیا۔

"جی؟"

"یہ تم زمل کے پاس جاب کیوں کر رہے ہو؟ اگر اتنے ہی فارغ ہو آج کل تو فیکٹریز دیکھ لو جا کر"

"میں نے سوچا اپنے کاروبار کو فروغ دینا چاہیئے۔اس کے لئے مجھے تجربے کی ضرورت تھی جو کہ میرے پاس ہے نہیں تو میں نے سوچا کسی کے پاس جاب کر کے دیکھتا ہوں" وہ کافی لمبی وضاحت دے گیا تھا جو کہ سراسر جھوٹ تھی۔

سلیمان صاحب اسے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھ رہے تھے۔

"اور تم نے زمل سے کہا کہ میرے پاپا کو لگتا کے انسان کو کوئی چیز پلیٹ میں رکھ کر ملنے سے وہ اس کی قدر کھو دیتا ہے؟" وہ اسکی جانچتی نظروں سے دیکھ رہے تھے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس سوال کا جواب تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا" پاپا وہ تو میں نے بس ایسے ہی ڈائلاگ مارا تھا۔۔۔۔۔۔ کتنا اچھا ڈائیلاگ ہے۔۔۔۔اب ان کی نظر میں آپ کی عزت اور بڑھ گئی ہو گی۔۔۔۔۔اللہ میرے جیسا بیٹا سب کو دے" اسکا انداز ایسا تھا کہ پاس بیٹھی جنت ہنسنے لگی اور سلیمان صاحب کے بھی تاثرات ڈھیلے پڑے۔

"لیکن تم نے جھوٹ بولا ہے" وہ اپنی بات پر مصر تھے

"پاپا ٹیکنیکلی دیکھا جائے تو یہ جھوٹ نہیں ہے"

"ہیز ام ؟"انہوں نے اسے باقاعدہ گھورا تو اس نے لبوں کے آگے شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور وہ واقعی کچھ بھی بولے بغیر مسکراتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا۔

"بھائی ایک اور بات بتائیں ؟"

"اب تم لگالو میری عدالت "اس نے جنت کو اکتاہٹ سے دیکھا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا

"نہیں میں عدالت نہیں لگا رہی بس ایک سوال "جنت نے نارمل انداز میں کہا

"جی ملکہ عالیہ پوچھیں ؟"

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس دن جب زمل آئیں تھیں تو آپ نے البم دیکھانے سے منع کیوں کیا تھا؟" جنت نے جانچتی نظریں اس پر مرکوز کیں۔ سلیمان صاحب نے بھی اسے بغور دیکھا تھا۔

"ایسے ہی منع کیا تھا" ہیزام نے بظاہر کندھے اچکا کر نارمل انداز میں جواب دیا

"ایسے ہی تو آپ کچھ نہیں کرتے" جنت کے اس سوال پر ہیزام بری طرح چِڑا تھا۔

" جنت میں بہت تھکا ہوا ہوں میں کچھ دیر آرام کر لوں؟" وہ کہتے ہوئے چلا گیا

"جی" جنت نے بغور دیکھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کی۔

'انہیں کیا ہوا؟" وہ ہیزام کے رویے پر حیران ہوئی تھی۔

"پتا نہیں" سلیمان صاحب نے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہیزام اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کی اسکرین کھولے

،کانوں میں ہیڈ فونز لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔لیپ ٹاپ کی اسکرین پر سیاہ اندھیرا چھایا ہوا تھا اور

ہیزام کے چہرے پر سنجیدگی ہر چیز پر بھاری تھی۔

"ہیزام سلیمان آپ کا کام دو ماہ تک مکمل ہو جائے گا؟"لیپ ٹاپ کی اسکرین پر سیاہ اندھیرے

کے پار سے ایک بھاری آواز ابھری جو سفر کرتی ہوئی ہیزام کے کانوں تک پہنچی۔

"سر میں اپنی پوری کوشش کروں گا"

"کیا خاک کوشش کریں گے آپ ایک مہینہ آپ پہلے ریسرچ پر لے چکے ہیں اور اس ہفتے کی

پرفارمینس بِلوایورج ہے"ایک بار پھر مردانہ آواز گونجی۔

ہیزام کے تاثرات میں کوئی تبدیلی تک نہیں آئی وہ تو شاید پلک تک جھپکنا بھول گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سر میں نے کام کو ترتیب دے دی ہے اب انشاللہ جلد ہی آپ میری پرفارمینس پر خوش ہو جائیں گے" وہ اتنا سیدھا اور سنجیدہ تھا جیسے پتھر کا کوئی مجسمہ ہو اور صرف اسکے ہونٹ ہلتے ہوں۔

دوسری طرف سے ویڈیو کال ڈیسکنیکٹ ہو گئی۔ ہیزام نے ایک گہری سانس لی اور لیپ ٹاپ کی اسکرین گرادی اور سر ٹیبل پر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔

ہیزام سلیمان ایک اندھیرے آفس میں بیٹھا تھا۔ ایک شخص چہرہ موڑے ہوئے اس کی طرف پشت کئے بیٹھا تھا۔ ہیزام کی جگہ سے دیکھنے پر لگتا تھا کہ یہ کرسی خالی ہے۔

"ہیزام تم کل سے اپنا کام شروع کرو لڑکی کو جلد ہی جگہ سے ہٹوا دیں گے پھر تم اس کو اسسٹ کرو گے اور اچھی یا بری دونوں صورتوں میں معلومات اکٹھی کرو گے" کوئی حکم صادر کر رہا تھا اور وہ سیدھا کھڑا اس حکم کا ایک ایک لفظ ذہن نشین کر رہا تھا۔

"اوکے سر"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات اپنے پورے پر پھیلائے ہوئے تھی اور یزدانی ہاؤس میں شاہزیب اکیلا لاؤنج میں بیٹھا کوئی میچ دیکھ رہا تھا۔ ویرانی اور تنہائی اس گھر کی درودیوار میں اپنے قدم جمائے ہوئی تھیں۔ لیکن اب وہ ان سب چیزوں کا عادی ہو گیا تھا۔ ایک دم گاڑی کے ہارن کی آواز پورچ سے سنائی دی اور پھر اس میں سے شعیب یزدانی اور زینت بیگم نیلے رنگ کی سلک ساڑھی پہنے، کانوں میں ڈائمنڈز جھمکے پہنے، بالوں کو سیدھا کر کے کمر پر آزاد چھوڑے، اونچی ہیلز پہنے ہوئے گاڑی سے اتریں۔

اور پھر دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے سامنے ہی انہیں ٹی وی لاؤنج میں شاہزیب نظر آ گیا تو دونوں اس کے پاس ہی آکر بیٹھ گئے۔

"آپ کہاں گئے تھے؟" شاہزیب نے ان دونوں سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قریشی صاحب کی پارٹی میں گئے تھے۔ تمہیں بھی ساتھ جانا چاہیئے تھا"۔شعیب یزدانی نے کہا۔

"نہیں مجھے ایسی پارٹیز میں کوئی دلچسپی نہیں ہے" شاہزیب نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

"قریشی صاحب کی بیٹی تو بہت خوبصورت ہے۔اب ان کا سارا بزنس بھی اس کا ہی ہو گا۔آخر کو اکلوتی اولاد ہے قریشی صاحب کی"۔زینت بیگم نے کہا۔

"ہماری طرف سے جو مرضی دیں بیٹی کو ہمیں کیا؟"اس نے لاپرواہ انداز میں کہا

"تم اس سے مل لیتے یقیناً تمہیں وہ اچھی لگے گی" زینت بیگم کچھ جھجھکتے ہوئے بولیں۔

"مجھے ایسی پلاسٹک کی شوخ لڑکیاں نہیں پسند" اس نے فوراً سے جواب دیا۔

"تم نے دیکھی ہوئی ہے؟ایک دو سرجری کروانے سے کیا فرق پڑتا ہے؟"شعیب صاحب بات کو گول مول کرنے والے لہجے میں بولے

"آپ تو جسٹفائی کریں گے ہی پیسے والی جو ہے۔ لیکن میں آپ کو کلیئر کر دوں کہ میں پلاسٹک سرجری، فلرز اور بوٹوکس کی ماری لڑکیوں سے شادی نہیں کروں گا"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر کس سے کرو گے؟"

"ابھی میں نے اس بارے میں سوچا نہیں"

"یا تو تم سوچ لو کہ شادی کس سے کرنی ہے یا پھر آفس سنبھالو۔ دو ہفتوں کا وقت ہے تمہارے پاس نہیں تو پھر قریشی صاحب کی پلاسٹک کی شوخ بیٹی سے تمہاری شادی کروا دوں گا میں"

شاہزیب کو صحیح معنوں میں جھٹکا لگا تھا اس نے اتنی تیزی سے گردن موڑ کر ان کو دیکھا تھا کہ گردن چٹخنے کی باقاعدہ آواز آئی تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کے آخری پہر سرمئی آنکھوں والا مرد سیاہ پورے بازوؤں والی ٹی شرٹ پہنے، سر پر پی کیپ جمائے، پاؤں میں سفید جو گرز پہنے فاروقی آرکیٹیکچرل فرم کے باہر کھڑا تھا۔فرم کے باہر ایک گارڈ یونیفارم میں ملبوس کرسی پر بیٹھا سو رہا تھا۔

سرمئی آنکھوں والا مرد پی کیپ کو سیدھا کرتے ہوئے سر جھکائے بلی کی چال چلتا اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔پھر اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرا کر اسکی نیند کی گہرائی چیک کی۔سوتے ہوئے گارڈ کو کوئی ہوش نہیں تھی۔

سرمئی آنکھوں والا مرد تحمل سے اس عمارت کے اندر چلا گیا۔

اب اس نے اندھیرے میں سیڑھیوں پر نظر دوڑائی پر آہستہ آہستہ ایک ایک سیڑھی پر نرمی سے قدم رکھتے نیچے اترنے لگا۔اب کچھ ہی دیر میں وہ ایک پارکنگ ایریا میں کھڑا تھا جو کہ بیسمنٹ میں بنایا گیا تھا لیکن یہاں پر کوئی گاڑی فلحال موجود نہیں تھی۔

سرمئی آنکھوں والے مرد نے سر جھکائے ایک دروازے کی طرف رخ کیا۔جو کہ لکڑی کا نہایت عام سا دروازہ تھا لیکن اس پر ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر یہاں کچھ خاص ہوتا تو یہاں ڈیجیٹل لاک ضرور ہونا چاہیئے تھا"۔اس نے تالا پکڑ کر سوچا۔ پھر سر جھٹک کر اپنی پینٹ کی جیب سے ماسٹر کی (مخصوص چابی جس سے ہر طرح کا تالا کھل جاتا ہے)نکال کر تالے میں گھسیڑدی کچھ ہی دیر میں دروازہ کھل کر اندر کا ماحول اسکے سامنے تھا۔

اس کمرے کے اندر اس کی توقع کے بر عکس کچھ بھی نہیں تھا۔وہ وہاں کھڑا کچھ تذبذب کا شکار ہوا تھا۔ لیکن پھر وہ اس کمرے کے اندر چلا گیا پہلے اس نے کمرے کی چھت پر نظر دوڑائی جو کہ سفید تھی۔ یہاں اسے کوئی بھی کیمرہ نظر نہیں آیا۔ پھر اس نے اس کمرے کے ہر طرف ایک نظر دوڑائی نہ تو اس کمرے میں کوئی سامان تھا اور نہ ہی کوئی خفیہ دروازہ۔ہیزام نے قدم باہر کی طرف بڑھادیے پھر دروازہ لاک کر کے واپس اوپر چلا گیا ایک دفعہ پھر سر جھکایا اور گارڈ پر ایک گہری نظر ڈال کر واپس چلا گیا اس نے اپنے پیچھے کوئی بھی نشان نہیں چھوڑا تھا اور یہ اسکا ریکارڈ تھا۔وہ کبھی اپنے پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑتا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ارسل اپنے کمرے میں کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور مسلسل اس کی انگلیاں کی بورڈ پر کھٹا کھٹ کا شور مچا رہی تھیں۔ اتنی خاموشی میں گھڑی کی ٹک ٹک سے لیکر کیبورڈ کی کھٹا کھٹ کی آوازیں بھی گونج رہی تھیں۔ اچانک کلک کی آواز کے ساتھ اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا۔

ارسل کے تو مانو چھکے ہی اڑ گئے وہ اپنی کرسی سے آہستہ سے اٹھا اور دراز سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ اب باہر سے فریج کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔ ارسل اپنے کمرے میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا باہر سے قدموں کی آواز اب قریب آتی محسوس ہو رہی تھی۔

ارسل کا تنفس سست ہو رہا تھا۔ اب ایک اور کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور ایک سر اندر کو داخل ہوا ارسل نے اپنا ریوالور اس پر تان لیا۔

"اوہ بھائی چور نہیں ہوں میں"۔ ہیزام اندر داخل ہوتے ہوئے تقریباً چیخا تھا۔

ارسل نے ریوالور والا ہاتھ نیچے کر لیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار یہ پستول کو دراز میں ہی رہنے دیا کرو" ہیزام اس کے پہلو میں گرے ہوئے ہاتھ کی طرف جس میں ریوالور تھا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"ڈر مت گولیاں نہیں ہیں اس میں"۔

"ڈراور میں دو دور کی باتیں ہیں" وہ اپنی نادیدہ کالر جھٹک کر بولا۔

"اس لئے تم پستول دیکھتے ہی چیخ اٹھے تھے" ارسل نے باقاعدہ طنز کیا تھا۔

ہیزام سر جھکا کر ہنسا۔ارسل بھی ساتھ مسکرایہ

"یار تم شرافت سے ڈور بیل دیا کرو کہیں یہ نہ ہو کسی دن کوئی اصلی چور ہو اور میں ہیزام سلیمان سمجھ کر اگنور کر دوں"

"شرافت سے میرا کیا لینا دینا؟" ہیزام اپنی شرٹ سے نادیدہ گرد جھاڑتے ہوئے شان بے نیازی سے بولا۔

"اور تم فکر نہ کرو تمہارے پاس کوئی چور نہیں آئے گا۔ادنٰی درجے کے فُقرے ہو تم اگر کوئی آ بھی گیا نا تو اپنا سب لوٹا ہوا تمہیں دے جائے گا" ہیزام نے اسے بھگو کر ماری تھی۔

"بیٹا جس مہنگے اپارٹمنٹ میں تو بیٹھا ہے نا یہ اسی ادنٰی درجے کے فقرے کا ہے" وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔

"اب کام کی بات کریں بہت ہو گئیں فضولیات"

ہاں جی حکم میرے آقا

"ارسل میں وہاں گیا تھا مجھے کچھ خاص نہیں ملا بلکہ وہاں کچھ تھا ہی نہیں پورے کا پورا کمرہ خالی تھا نہ کوئی خفیہ دروازہ نہ ڈیجیٹل لاک۔ اگر اس دروازہ کو ایک جھٹکا دیں گے تو میرے خیال میں دروازہ بہت آسانی سے ٹوٹ سکتا ہے مجھے نہیں پتہ باس نے مجھے وہاں کیوں بھیجا"۔ وہ اب سنجیدہ لہجے میں بول رہا تھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا اگر اس کمرے کی حالت اتنی خراب ہے تو وہاں کاٹھ کباڑ ہونا چاہئے تھا" ارسل نے کچھ سوچ کر کہا۔

ہیزام نے پر سوچ انداز میں آنکھیں چھوٹی کیں

"مجھے لگتا ز مل پر لگے شک غلط ہیں" ہیزام اپنی تھوڑی کھجاتے ہوئے بولا۔

"اوہ بھائی دل سے نہیں دماغ سے سوچ" ارسل نے گہری سانس لے کر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دل سوچنے کے لئے نہیں خون بنانے کے لئے ہوتا ہے اور میں دماغ سے ہی سوچ رہا ہوں"

"دل ایک اور کام کے لئے بھی ہوتا" ارسل کی آنکھوں میں شرارت چمکی تھی۔

ہیزام نے ابرو سکیڑ کر اسے دیکھا

"محبت کے لئے" وہ معنی خیزی والے انداز میں بولا۔

"جاوئے کسی عاشق کی ٹھنڈی اولاد ٹھنڈے پانی سے نہا جا کر"

"ہیزام سلیمان تم نے میری سیلف ریسپیکٹ پر قدم رکھا ہے" وہ ڈرامائی انداز میں بولا۔

"شکر کر لاش پر نہیں رکھا" ان کی آوازرات کے اندھیرے میں گم ہوتی جا رہی تھی اور صبح کی روشنی پورے آسمان پر پھیل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ اتوار کی صبح تھی پورا لاہور جیسے صبح دیر تک سو رہا تھا۔اپنے گھر کے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی زمل فاروقی بزنس کے متعلق کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کافی کا ایک گھونٹ لیتی۔ وہ اتوار کے دن بھی اچھے سے تیار کسی کہانی کا حصہ معلوم ہوتی تھی۔البتہ آج وہ تھوڑی مختلف نوعیت کی تیار تھی پنک کلر کے کھلے ٹراؤزر کے ساتھ سفید ڈھیلی ڈھالی شرٹ پر کمر پر بیلڈ باندھے اسٹریٹ سنہرے بالوں میں واقعی مختلف اور اچھی لگ رہی تھی۔ کتاب کا آخری صفحہ پلٹ کر اس نے کتاب بند کی اور اس کے بک کور کو دیکھتے ہوئے مسکرائی۔اچھی کتاب پڑھنے کے بعد جو انرجی ایک قاری محسوس کر سکتا ہے وہ اس وقت اسی کیفیت سے گزر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے کتاب کو ٹیبل پر رکھا اور سامنے پڑا فون اٹھایا اور شاہزیب کا نمبر ڈائل کیا۔دوسری جانب سے جواب ندارد تھا زمل اٹھی اور گاڑی کی طرف بڑھی۔ڈرائیور جو کہ گاڑی کے ساتھ کھڑا تھا اس نے زمل کو چابی پکڑائی اور کچھ ہی دیر میں زمل کی گاڑی یزدانی ہاؤس کے سامنے کھڑی تھی۔گاڑی میں بیٹھی زمل تذبذب کا شکار اپنے دانتوں سے نچلا ہونٹ کاٹ رہی تھی۔ جہاں وہ تین سال سے نہیں گئی تھی وہاں دوبارہ جانے میں جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن پھر


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک گہری سانس لیتی وہ گاڑی سے اتری اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔ایک گارڈ جو کہ پرانا تھا زمل کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔زمل راہداری عبور کرتی گھر کے اندر ٹی وی لاؤنج تک پہنچ گئی جب ایک ملازمہ نمودار ہوئی۔

"شاہزیب کہاں ہے؟"

"وہ سو رہے ہیں جی" ملازمہ نے مؤدب انداز میں کہا۔

زمل نے اثبات میں سر ہلایا اور سیڑھیوں سے گزر کر اوپر شاہزیب کے کمرے کی طرف چل دی۔

اس نے شاہزیب کے کمرے کا دروازہ ناک کیا اور سر نکال کر اندر دیکھا۔اندر اے سی کی خنکی میں سو رہے شاہزیب کی نیند زرا ٹس سے مس نہ ہوئی۔زمل نے اب دروازہ پورا کھول دیا اور اس بار زرا زور سے ناک کیا لیکن وہ شاہزیب ہی کیا جس کی نیند میں باہر کی کوئی آواز خلل ڈال سکے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری عادت ابھی بھی نہیں بدلی شاہزیب"۔زمل حیرانگی سے اس کے کمرے کے وسط میں کھڑی بولی۔پھر اس نے دیوار گیر شیشے کی کھڑکی کے سامنے سے پردہ ہٹایا تو صبح کی روشنی اس کمرے کے کونے کونے پر پہنچی۔زمل نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھایا اور اے سی بند کر دیا۔اب اس نے کروٹ بدلی اور پھر سو گیا۔

"شاہزیب؟تم اتنا کیسے سو سکتے ہو؟صبح کہ گیارہ بج گئے ہیں"وہ حیرت سے آنکھیں کھولے بولی۔

"زمل تم میرے خواب میں بھی مجھ پر چیخ رہی ہو؟"شاہزیب نیند میں آنکھیں بند کئے بڑبڑایا۔

"شاہزیب کے بچے میں خواب میں نہیں حقیقت میں ہوں"۔اور یہ کہہ کر اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھا کر پانی گلاس میں انڈیلا اور پھر شاہزیب یزدانی کے چہرے پر پانی گرا دیا۔

شاہزیب ہڑبڑا کر اٹھا بند آنکھیں جیسے ہی کھلیں اس کی نظر زمل فاروقی پر پڑی بے یقینی سی بے یقینی تھی اس نے آنکھیں مسل کر دوبارہ اسے دیکھا.اور پھر خوشی سے چھلانگ مار کر بیڈ سے اتر کر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا.

"زمل تم یہاں؟"وہ حیران بھی تھا اور خوش بھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاہزیب کے بچے تم اتنی گہری نیند کیسے سو جاتے ہو؟"

"آنکھیں بند کر کے" اس نے مسکراتے ہوئے اس چڑانے کے لئے کہا اور پھر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔زمل وہیں پر موجود ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ سفید شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ پہنے گیلے بالوں کو ماتھے پر بکھرے کمرے میں آیا۔

"کتنے بجے اٹھتے ہو تم؟" زمل ابھی تک اس کے لیٹ اٹھنے والے صدمے سے باہر ہی نہیں آئی تھی۔

"ایک دو بجے تقریباً" شاہزیب نے کچھ سوچا اور پھر جواب دیا۔

"یاخدا" اس کی آنکھیں حیرت کے مارے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟"

"تم صبح جلدی نہیں اٹھ سکتے؟ صبح کی تازہ روشنی انسان پر بہت اچھا اور مثبت اثر ڈالتی ہے۔جتنی دیر تک تم رات کو جاگتے رہو گے اتنی دیر اندھیرے میں رہو گے اور اندھیرا انسان پر منفی اثرات



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈالتا ہے۔اسی لئے تو رات آرام کے لئے اور دن کام کے لئے بنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔الو کے پٹھے"

"اور کچھ میڈم ؟اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں بس ناشتہ کرنے چلیں ؟"

"جیسا آپ کا حکم "شاہزیب نے سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں کسی ریسٹورنٹ میں بیٹھے ناشتہ کرتا ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

"شاہزیب آج کل کیا کر رہے ہو؟"زمل نے اسکے چہرے کو اسکین کرتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں پینٹ کرتا ہوں میں"۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں نہیں لگتا تمہیں کچھ اور بھی کرنا چاہئے "زمل ناشتہ کرتے ہوئے مصروف انداز میں بولی۔

"مثلا؟"شاہزیب کھانا کھاتے ہوئے مصروف انداز میں بولا۔

"شعیب انکل کا بزنس سنبھالو اب "زمل نے بھی ویسے ہی کہا۔

"یار ایک آرٹسٹ کا بزنس سے کیا تعلق ہے ؟"شاہزیب نے لاپرواہ انداز میں ہاتھ جھلایا۔

"لیکن تم نے بزنس پڑھا ہے وہ اپنی بات پر مصر تھی"

"یار میں آرٹ نہیں چھوڑ سکتا"۔

"تم دن میں کتنے گھنٹے ایک آرٹ پر کام کرتے ہو؟"

"موڈ پر ڈیپینڈ کرتا ہے"

"اور اگر موڈ نہ ہو تو فری رہتے ہو؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افسوس کی بات ہے تم دن کے صرف چار گھنٹے ہی آفس میں بیٹھ جایا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ کرو نائن ٹو فائیو کام لیکن اپنے آپ کو کمفرٹ زون سے باہر نکالو اپنا سوشل سرکل بڑھاؤ"۔

اگر میں بزنس میں گیا تو پینٹنگ نہیں کر پاؤں گا۔

"کس نے کہا؟ انسان کو جس چیز کا شوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں کر لیتا ہے بلکہ انسان تھکا بھی ہو تو اپنے پسندیدہ کام کا سوچ کر ہی انرجی آجاتی ہے"

شاہزیب نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے زمل نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاہزیب تم صبح دیر تک سوتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔دوست تمہارے نہیں ہیں، کرنے کو کوئی کام تمہارے پاس نہیں ہے، ٹریول تم اکیلے کر نہیں سکتے، اپنی زندگی کو تم نے ایک کمرے تک محدود کرر رکھا ہے تمہیں ڈپریشن نہیں ہوتا؟"

"زمل ہم کوئی اور بات کریں؟" شاہزیب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

زمل نے گہری سانس لی پھر مسکرائی "شیور"

لیکن شاہزیب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی پھیلتی رکی جب ہیزام اور جنت سلیمان دونوں زمل کے قریب آتے دیکھائی دیے۔پہلے وہ سمجھا تھا کہ شاید اسکا کوئی فین پکچر لینے آرہا ہے۔

ہیزام اور جنت ناشتہ کرنے ہی آئے تھے اور پھر اسی ریسٹورنٹ سے نکلتے ہوئے جنت نے شاہزیب اور زمل کو دیکھ لیا تو بس وہ ہیزام کو کھینچ کر ان کے پاس لے آئی۔ورنہ ہیزام کبھی بھی اس ٹیبل پر نہ جاتا جہاں اسے دعوت نہ دی جاتی۔(جنت کی بات تھوڑی اور ہے)

زمل ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ دونوں قریب آئے تو علیک سلیک کے بعد وہ چاروں ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے۔اور اس ٹیبل کی خاموشی کافی آکورڈ تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام شاہزیب کی روح تک اپنی نگاہوں کو گاڑھے بیٹھا تھا اور جنت سلیمان کی نرم سی نظریں شاہزیب یزدانی کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھیں اور شاہزیب زمل کو دیکھ رہا تھا۔

پھر اس خاموشی کو زمل نے توڑا۔

"شاہزیب جنت کو تمہاری پینٹنگز بہت پسند ہیں"

شاہزیب نے رخ موڑ کر جنت کو دیکھا اور پھر مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔

"میں آپ کی بہت ساری پینٹنگز خرید چکی ہوں ایک پینٹنگ مجھے بہت پسند آئی تھی لیکن مجھے وہ ملی نہیں" جنت نے گفتگو کو طول دی۔

"کونسی؟" شاہزیب اسکی طرف مکمل طور پر متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"خیال" تھا اس کا نام۔

اوہ وہ واقعی بک چکی ہے میں کوشش کروں گا آپ کو اس جیسی ایک بنا کر تحفہ دوں۔

"میری بہن دوسروں سے تحفے نہیں لیتی" ہیزام نے اسے اطلاع دینے والے انداز میں کہا۔

"لیکن پینٹنگز لے لیتی ہوں" جنت جلدی سے بولی ہیزام نے اس کو نظروں سے روکنے کی بھرپور کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

شاہزیب مسکرایا۔

"آپ کا سٹریٹ فارورڈ ہونا مجھے اچھا لگا میں ضرور آپ کے لئے پینٹنگ بناؤں گا"۔شاہزیب کو واقعی میں جنت کا اس طرح کہ اا اچھا لگا تھا اور پھر اس کے دل میں ہیزام کو نیچا دیکھانے کی خواہش بھی ابھری تھی۔اسے ہیزام سے اچھی وائبز نہیں آئی تھیں۔

جنت کے چہرے پر ہر موسم کے پھول کا رنگ آ کر کھلا۔وہ فین مومنٹ میں موجود وقت کو ریت کی مانند سر کتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات کو ہیزام اپنے کمرے کے ٹیرس میں کھڑا تھا۔جب جنت اندر داخل ہوئی تو ہیزام کو دیکھ کر مسکرائی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے پتا تھا آج پھر مجھے تمہاری باتیں دیر تک سننی پڑے گی"۔

"بھائی مجھے یقین نہیں آرہا کہ شاہزیب یزدانی اور میں ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔اور پھر انہوں نے مجھ سے وعدہ بھی کیا"۔وہ اب بھی پر جوش انداز میں بولی تھی۔

"تمہیں شاہزیب اتنا اچھا کیوں لگتا ہے؟ پورا دن فارغ رہتا ہے چوبیس گھنٹوں میں صرف چند گھنٹے پینٹ کرتا ہے اس میں کچھ بھی ایکسٹرا اوڈنری نہیں ہے"۔ہیزام نے شاہزیب کے بارے میں اپنی رائے دی۔

"کیا آپ دو گھنٹے بھی کام کر کے آرٹ بنا سکتے ہیں؟" جنت نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"اوہ کم آن جنت میرا آرٹ سے کیا تعلق میرے پاس کرنے کو اور بھی کام ہیں۔اور ایٹ لیسٹ میں اس سے زیادہ کام کر رہا ہوں زندگی میں"۔ہیزام نارمل انداز میں بولا۔

"بھائی آج آپ کو شاہزیب اتنے برے کیوں لگ رہے ہیں؟" جنت نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہیزام نے چونک کر اسے دیکھا۔یہی وہ سوال تھا جو اسے تنگ کر رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری انسپائریشن شاہزیب یزدانی جیسا لوزر ہے۔ یہ سوچ سوچ کر مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے۔

"وہ لوزر نہیں ہیں بھائی۔ ان کا ایک نام ہے"۔ جنت کو ہیزام کا اسے لوزر کہنا کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

ڈاس سے زیادہ کامیاب لوگ ہیں جن کو انسپائریشن بنایا جا سکتا ہے"۔

"مثلاً"

"زمل "یک لفظی جواب۔

"زمل فاروقی؟"

"ہاں! وہ ایک لڑکی ہوتے ہوئے اصول و ضوابط کی پکی ہے۔ تین سال میں وہ اپنے باپ کی کمپنی کو کہاں سے کہاں لے گئی ہے۔ دن کے سولہ گھنٹے کام کرتی ہے۔ لوگوں کو دیکھتے ہی پہچان لیتی ہے"۔

"لگتا آپ کو زمل فاروقی بہت ہی پسند آئی ہیں"۔

ہیزام نے سر جھکا کر اپنے پاؤں کی طرف دیکھا


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ نہیں۔۔۔۔مجھے اس کی ہر بات اچھی لگتی ہے اور اسکی آنکھیں سمجھ سے باہر ہیں میں جب بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوں کھو سا جاتا ہوں اس کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں بہت بولتی ہیں" وہ کسی خواب کے زیرِ اثر بول رہا تھا۔

"بھائی ایک بات بتائیں آپ کو کبھی محبت ہوئی ہے؟" جنت نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

ہیزام نے گردن موڑ کر نرم نگاہوں سے اسے دیکھا۔چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ بھی تھی

"نہیں"

"شرما تو ایسے رہے ہیں جیسے واقعی ہی محبت ہو گئی ہو"۔وہ شرارتی انداز میں بولی۔

"نہیں محبت لفظ بہت بھاری ہے اسے کسی کے ساتھ اتنی آسانی سے منسوب نہیں کیا جا سکتا" ہیزام سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب؟"اس نے ہیزام کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ لوگ آج کل جسے محبت کہتے ہیں وہ بہت کرِنج ہے۔لوگ زیادہ تر محبت میں دوسرے کو قید کرنا پسند کرتے ہیں۔پوزیسسوں میس کے نام پر محبوب کو پابند کر دیتے ہیں۔

"تو محبت کرنج نہیں ہوتی؟"

"محبت تو سادہ سی ہوتی ہے معصوم سی"۔

"اگر آپ کو محبت ہوئی تو آپ اس کے لئے پوزیسو نہیں ہوں گے؟"

"شاید ہوں گا۔۔۔۔۔۔لیکن میں اس لفظ کا استعمال کر کے محبت کو قید نہیں کروں گا۔۔۔۔ میں جس سے محبت کا دعویٰ کروں گا اس کے لئے مٹی ہو جاؤں گا اسے خود پر حاکم کر کے خود محکم ہو جاؤں گا۔میں اسے آزاد رکھتے ہوئے خود قید ہو جاؤں گا"

واؤ! ہاؤ لکی دا گرل وڈ بی؟(wow! How lucky the girl would be)وہ مسمرائز سی بولی۔

www.novelsclubb.com

پچھلے کچھ دن اسی مصروفیت کے ساتھ گزرتے رہے۔آج زمل اپنے نئے پراجیکٹ کے لئے اسلام آباد جارہی تھی اور اپنے ساتھ اس نے شاہزیب کو بھی انوائیٹ کرلیا تھا حالانکہ وہ آنا نہیں چاہتا تھا لیکن زمل کو انکار وہ کر نہیں سکتا تھا۔

یہ صبح نو بجے کا وقت تھا۔زمل اور شاہزیب گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھے تھے۔اور ہیزام ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا لیپ ٹاپ کھولے ہوئے تھا۔

زمل کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور شاہزیب کھڑکی کے ساتھ سر ٹکائے سو رہا تھا۔صبح اتنی جلدی اٹھنا اس کے بس کی بات ہی نہیں تھی۔ایک گھنٹہ مزید سونے کے بعد شاہزیب کی آنکھ کھل گئی۔اس نے زمل کو دیکھا تو وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اور ہیزام ابھی بھی لیپ ٹاپ کھولے بیٹا تھا۔

"یہاں باس کو پرواہ نہیں ہے اور اسسٹنٹ پچھلے دو گھنٹوں سے لیپ ٹاپ کھولے بیٹا ہے" شاہزیب ہلکے پھلکے انداز میں بولا

"میں اپنا پرسنل کام کر رہا ہوں" ہیزام کی بورڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے مصروف انداز میں بولا۔

زمل نے ہیزام کی لیفٹ پروفائل کو دیکھا "کیسا کام؟"

www.novelsclubb.com

"اتنا ضروری نہیں تھا بس سونے سے بہتر تھا" ہیزام مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

زمل نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور شاہزیب کے ناک کے نتھنے ایک دم پھول گئے۔

"سونا بہت ضروری کام ہے"۔ شاہزیب نے اسکی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی بالکل" ہیزام نے نارمل انداز میں کہا لیکن شاہزیب کو وہ بری طرح کھلا تھا۔

کچھ دیر بعد زمل ایک زیر تعمیر آفس کے سامنے کھڑی تھی۔ تعمیراتی کام ابھی جاری تھے۔ اس لئے وہ اس عمارت کے اندر نہیں جا سکتے تھے۔ شاہزیب اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھا تھا اور زمل ورکرز کے ساتھ بات کر رہی تھی جبکہ ہیزام ان سے کچھ فاصلے پر فون کان سے لگائے کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر پرفیکٹ آپ واقعی پرفیکٹ ہیں" ہیزام فون کان سے لگائے سنجیدہ انداز میں بولا۔

دوسری جانب مجیب درانی اپنے آفس میں بیٹھا تھا اس نے پر سوچ انداز میں آنکھیں چھوٹی کیں۔ "کون بات کر رہے ہیں آپ؟"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجیب درانی یہ چھوڑو میں کون ہوں بس میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہوتا تمہارے کام میں بہت جھول ہیں" ہیزام ایسے بولا تھا جیسے کوئی استاد اپنے شاگرد کو کہتا ہے۔

"کون سے کام؟ کون ہو تم؟" وہ جھنجھلائے ہوئے انداز میں بولا

"کچھ دیر میں تمہیں ایک ای میل وصول ہو جائے گی تمہیں آئیڈیا ہو جائے گا کہ کون سے کام بس ایک بات ہے یار۔۔۔۔ تھوڑا خیال کرو تمہارا کردار تو پورے کا پورا سیاہ ہے میں تو تمہیں سرمئی سمجھا تھا"۔

کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا اور اب چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائی جو اسکی وجاہت کا خاصہ تھی۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں ایک دوسرے کے سامنے ایک تکون بنائے کھڑے تھے۔اور ان تینوں سے ہوتی تھی یہ تکون مکمل۔

زمل ہیزام کو کچھ سمجھا رہی تھی اور شاہزیب اکتائے ہوئے انداز میں وہاں کھڑا تھا جب ہیزام کے فون پر کالز آنا شروع ہوئیں لیکن وہ اگنور کرتا رہا۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔تین۔۔۔۔وہ اپنے موبائل کی بجتی رنگ کو اگنور کر رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ بھائی پہلے اپنی محبوبہ کو چپ کروا" شاہزیب اکتا کر ہیزام کے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"محبوبہ ہوتی تو ضرور چپ کروالیتا"۔ ہیزام نے فون سائلنٹ پر لگاتے ہوئے کہا۔

"جس کا بھی ہے اٹھالو اتنی کالز کوئی ضروری بات ہوسکتی ہے" زمل نے اسے مشورہ دیا

"اس سے کسی کو کیا ضروری کام ہوسکتا ہے؟" شاہزیب نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں ہاتھ جھلا کر کہا۔

"سوچ لو یہ نہ ہو تمہیں پڑ جائے میرے سے کام" ہیزام کا انداز چیلنجنگ تھا۔

"اس دن سے پہلے میں مرنا پسند کروں گا" شاہزیب نے فوراً سے جواب دیا۔

"شاہزیب، ہیزام سٹاپ اٹ" زمل نے دونوں کو چپ کروایا

دونوں نے زمل کو دیکھ کر لبوں پر انگلی رکھی۔

کچھ دیر بعد زمل بول بول کر چپ ہوئی پھر ہیزام کو دیکھا ڈ کر لو گے ہینڈل؟

"مینشن ناٹ" ہیزام مسکراتے ہوئے بولا تو وہ بھی مسکرائی۔

"کال بیک کر لو" زمل نے موبائل کی طرف اشارہ کیا


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام نے اثبات میں سر ہلایا اور ان سے زرا فاصلے پر چلتے ہوئے موبائل دیکھا مجیب درانی "اٹھارہ مسڈ کالز "ہیزام کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی اس نے فون کان سے لگایا اور ایک آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"یہ سب جھوٹ ہے بکواس ہے "مجیب درانی طیش کے عالم میں بولا

"ارے ارے اتنا ہائپر کیوں ہو رہے ہو تم "ہیزام مزے سے بولا تھا۔

"یہ ویڈیوز کہیں لیک نہیں ہونی چاہیئے تم جو بھی ہو میں تمہارا پتہ بہت جلد لگوالوں گا"

"لگوالو پتہ لیکن زمل کو مر کر بھی آئیندہ کبھی دھمکی نہ دینا "ہیزام سنجیدہ لہجے میں بولا

ہیزام کی بات سن کر مجیب کی طرف سے مکمل خاموشی چھاگئی تھی

"او کے اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔۔۔غصے میں کوئی بھی انسان پاگل ہو سکتا ہے "اس نے کہتے ہوئے رابطہ منقطع کر دیا اور کتنا سکون اس کی آنکھوں میں چمکا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ رات کا وقت تھا۔ہیزام ہوٹل کے کمرے میں ٹروزار شرٹ پہنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔ جب دروازہ کھٹکا ہیزام نے لیپ ٹاپ کی اسکرین گرائی اور دروازہ کھولا تو سامنے ہی شاہزیب یزدانی بتیسی نکالے کھڑا تھا۔ہیزام نے اسے سوالیہ دیکھا تو وہ اندر آ گیا۔

"کیا کر رہے ہو" شاہزیب نے ایسے پوچھا جیسے وہ دونوں بہت پرانے دوست ہوں۔

"کچھ کام" ہیزام نے مختصر جواب دیا۔

"کونسا کام؟"

"تمہیں کیوں بتاؤ؟"

"بتانا تو پڑے گا"

"میں کبھی اپنے باپ کو نہ بتاؤں تم کون ہو؟" ہیزام نے ایک ابرو اٹھا کر کہا۔

شاہزیب نے لیپ ٹاپ کے ساتھ پڑی سیاہ یو ایس بی پکڑ لی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس میں کیا ہے؟" وہ اسے الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔

"شاہزیب اسے رکھ دو"۔ ہیزام بوکھلائے ہوئے انداز میں بولا۔

"اچھا میں رکھ دیتا ہوں لیکن اس میں ہے کیا؟" وہ نارمل انداز میں بولا لیکن ہیزام کی بوکھلاہٹ دیکھ کر اسے شیطانی سوجھی تھی۔

"شاہزیب یہ مجھے واپس کر دو" ہیزام نے اس بار ہتھیلی اسکے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اتنا بوکھلا کیوں رہے ہو؟ ایک یو ایس بی ہی تو ہے"

ہیزام نے اپنے ناک کی ہڈی کو دبایا، ایک گہری سانس لی اور پھر پر سکون انداز میں اسے دیکھا۔

"مجھے رنگوں کی بہت اچھی پہچان ہے ہیزام سلیمان تمہارے چہرے کے رنگ بتا رہے ہیں کہ ان میں کوئی خزانہ ہے" کہتے ہوئے اس نے پینٹ کی جیب میں یو ایس بی ڈالی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس سے تمہیں نقصان پہنچ سکتا ہے" ہیزام نے پیچھے سے آواز دی تو وہ مڑا

"اوہ میں تو ڈر گیا" کہتے ہوئے وہ چلا گیا۔

"اس کا حساب آ بیل مجھے مار والا ہے" ہیزام بڑبڑایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجیب درانی ایک کمرے کے اندر چار کمپیوٹر پر بیٹھے سنجیدہ لوگوں کے درمیان میں کھڑا تھا۔"تم لوگ کچھ کر کیوں نہیں رہے پچھلے چار گھنٹوں سے یہاں بیٹھے ہو تم لوگ "وہ مکمل طیش کے عالم میں بولا۔

"سر اس کے پاسورڈز بہت سٹرونگ ہیں ہم نہیں توڑ سکتے "۔ان چاروں میں سے ایک کم عمر لڑکا بولا۔

"تم لوگ کچھ نہیں کر سکتے تو یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو ؟"مجیب کا بس نہیں چل رہا تھا دنیا الٹ پلٹ کر دے۔

"سر ہم کوشش کر رہے ہیں "

"بھاڑ میں گئی تم لوگوں کی کوشش"

"سر آپ ریلیکس ہو جائیں"احمد ان کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

مجیب کچھ اور بولتا لیکن اس کے بولنے سے پہلے ہی ایک لڑکے نے پر جوش لہجے میں سب کو دیکھا۔

"سر کچھ اور تو نہیں پتا چل سکا لیکن اس لڑکے کا نام ہیزام ہے"

"ہیزام؟"مجیب نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھیں

"ہیزام کون ہے؟"اب ایک اور سوچ اس کے زہن کے پردوں پر عود آئی

"احمد تم ایک کام کرو زمل کی ٹیم میں دیکھو کوئی ہیزام نام کا انسان"۔اب اسکا لہجہ سخت نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"او کے سر"

"مجھے شام تک اس کی ساتی ڈیٹیلز چاہیئے"

"او کے سر"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کو احمد مجیب درانی کے سامنے کھڑا تھا۔

"سر زمل کے آفس میں ایک نیا لڑکا آیا۔ان کی پچھلی اسسٹنٹ دو ماہ کی لیو پر گئیں ہیں ان کی جگہ ہیزام سلیمان نام کا ایک لڑکا دو ہفتوں پہلے آیا ہے"۔

"صرف دو ماہ کے لئے آیا ہے ؟"مجیب کے ابرو سکڑے تھے،وہ اطمینان اور سکون جو اسکی ظاہری شخصیت کا خاصہ تھے، کہیں دور جا سوئے تھے۔

"جی سر اور وہ شریف سا فیملی بوائے ہے امریکہ سے دو مہینے پہلے آیا ہے"

"پھر تم اس پر اپنا وقت ضائع مت کرو وہ ایک ڈسٹر یکشن ہو سکتا ہے"اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امریکہ کا ایک شہر کیلیفورنیا اپنے رنگین اور متحرک ماحول کے لیے مشہور ہے۔ شہر کی سڑکیں وسیع اور خوبصورتی سے سجی ہوئی تھیں، جہاں جدید عمارتیں ایک شاندار منظر پیش کرتی تھیں۔ ہر طرف شفاف شیشے کی عمارتیں اور عالیشان ہوٹل نظر آتے تھے، جن کی روشنیوں سے شہر کی راتیں جادوئی نظر آتی تھیں۔

شہر کی گلیوں میں چمکدار کیفے، عیش و آرام کے مالز، اور پھولوں سے سجے پارک موجود تھے جو یہاں کی زندگی کو رنگین بناتے تھے۔ یہاں کے پارکس میں خوبصورت گھاس اور رنگ برنگے پھول جھلملاتے تھے۔

اس شہر کی مخصوص زندگی کی خوشبو، فضا کی تازگی، اور یہاں کی موجودہ ٹیکنالوجی اور سہولتیں اسے ایک مثالی مقام بناتی ہیں۔ جہاں ہر کوئی اپنا وقت خوشگوار اور پر لطف طریقے سے گزار سکے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس شہر کے ایک کنارے پر ایک جدید اور اعلیٰ شان ہسپتال کے باہر خوبصورت باغات اور سبزہ زار پھیلا ہوا تھا۔ جہاں رنگ برنگے پھول اور درختوں کے سائے مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو آرام دہ ماحول فراہم کرتے تھے۔ عمارت کے بڑے شیشے کی کھڑکیاں دن کی روشنی کو اندر آنے دیتی تھیں، اور جدید فن تعمیر اس اسپتال کو ایک آرام دہ اور خوشگوار مقام بناتا تھا۔

ہسپتال کا داخلی منظر وسیع ہالز پر مشتمل تھا جن میں نیچے نرم قالین بچھے ہوئے تھے اور دیواروں پر خوبصورت آرٹ ورک آویزاں تھا۔ اور مریضوں کے وارڈز میں تازہ پھول اور جدید آلات موجود تھے۔ ہسپتال کی لابی میں بیٹھنے کی آرام دہ جگہیں اور قدرتی روشنی کا گزر ہر آنے والے کو تسلی بخش احساس دلاتا تھا۔ یہاں کی فضاء میں ایک امید اور سکون کی جھلک محسوس ہوتی تھی، جو ہر کسی کو اس سنجیدہ ماحول میں بھی سکون پہنچاتی تھی۔ لیکن ہسپتال کس کے لئے پر سکون ہوتے ہیں؟

اسی ہسپتال کے ایک کمرے میں ایک عورت بیڈ پر بالکل سیدھ میں لیٹی نظریں چھت پر مرکوز کئے ہوئے تھی۔ اس عورت کے بال سنہرے تھے اور رنگ سفید کسی زمانے میں اس سفیدی میں گلابی رنگ نمایاں تھا لیکن اب پیلا زرد رنگ اور آنکھوں کے نیچے حلقے اپنی کہانی چیخ چیخ کر سنا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہے تھے۔ وہ عورت دراز قد اور گوری ہونے کے باوجود اپنے خدوخال سے پاکستانی لگتی تھی۔ وہ کوئی پتھر کا مجسمہ لگتی تھی جو نہ ہلتا ہو اور نہ کچھ کھاتا ہو۔ اس کی کھلی ہوئی آنکھیں کسی کی منتظر تھیں۔ ہسپتال کے اس کمرے میں ہر چیز اپنی جگہ ساکت تھی جب دروازے نے حرکت کی اور ایک گوری نرس اندر داخل ہوئی۔

وہ روز اس کمرے میں آ کر پتھر کی اس مورتی سے باتیں کرتی۔ خود ہی بغیر کسی جواب کی امید کے بولتی رہتی۔ اور پھر جب اس وجود پر کوئی اثر نہ ہوتا تو وہ گہری سانس لے کر پلٹ جاتی۔ آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔ نرس اس کو ڈرپ لگاتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی۔ لیکن لیٹے ہوئے وجود کو اس بات سے فرق نہیں پڑا تو نرس واپس چلی گئی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

(باقی آئندہ ماہ انشاللہ)



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB